دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 31804

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے کہ مسجد کے اندر دیواروں اور چھت پر مسجد کی خوبصورتی کیلئے جو چھوٹے چھوٹے شیشوں کے ٹکڑے لگائے جاتے ہیں۔ جن میں پورا عکس تو نظر نہیں آتا۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ اسی طرح اگر بڑے شیشے مسجد کے دروازوں کے سامنے ہوں جن میں عکس نظر آتا ہو تو اس نماز کا کیا حکم ہے؟ مع الکراہت یا بغیر کراہت کے جائز ہے

المستفتی! محمد لقمان علی۔

الجواب حامداً و مصلیاً

قبلہ والی دیوار پر ایسے نقش و نگار شیشہ کا استعمال جس سے خشوع نماز میں خلل آرہا ہو درست نہیں ہے۔ اگرچہ پورا انسانی عکس نظر نہ بھی آرہا ہو۔

وفی الشامی ج ۱ ص ۶۵۸

"ولا بأس بنقشه خلا محرابه" فإنه يكره لأنه يلهي المصلي. اى فيخل بخشوعه من النظر الى موضع سجوده ونحوه، وقد صرح في البدائع في مستحبات الصلاة انه ينبغي الخشوع فيها، ويكون منتهى بصره الى موضع سجوده الخ وكذا صرح في الاشباه ان الخشوع في الصلاة مستحب، والظاهر من هذا ان الكراهة هنا تنزيهية فافهم " ويكره التكلف بدقائق النقوش ونحوها خصوصا في جدار القبلة قاله الحلبي، وفي حظر المجتبى: وقيل يكره في المحراب دون السقف والمؤخر انتهى ۔ وظاهره ان المراد بالمحراب جدار القبلة فليحفظ۔

وفی الہدایۃ ج ۱ ص ۱۳۶

ولا بأس بان ينقش المسجد بالجص والساج وماء الذهب " قوله لا بأس يشير الى انه لا يؤجر عليه لكنه لا يأثم به۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

محمد موسیٰ ملسوی

از دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیروالا

۲۸ - ۵ - ۱۴۴۲ھ

الجواب صواب

[illegible]

دار الافتاء کبیر والا

۲۸/۵/۱۴۴۲ھ